بینک اکاؤنٹ سے بل جمع کرنے اور رقم ٹرانسفر کرنے کے چارجز لینا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Lar:10358 تاریخ: 07-02-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں اپنے بینک اکاؤنٹ کی ایپلیکیشن سے لوگوں کے آن لائن پانی، بجلی، گیس وغیرہ کے بل ادا کرتا ہوں، اوران کے پیسے اکاؤنٹس میں ٹرانسفر کرتا ہوں۔ اس کام کے عوض ہزار روپے پر 20 روپے سروس چارجز کے طور پر لیتاہوں۔ کیا یہ کام جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

گیس بجلی وغیرہ کے بلز جمع کرنے، اور پیسے ٹرانسفر کرنے کے عوض طے شدہ سروس چارجز، مثلاً: ایک ہزار کی ٹرانزیکشن پر 20 روپے لینا جائز ہے، کیونکہ ایسی منفعت مقصودہ پر اجرت لینا جائز ہوتا ہے جس کا حصول اجرت کے ذریعے لوگوں میں رائج ہو، اور بلز جمع کرنا، پیسے ٹرانسفر کرنا، منفعت مقصودہ ہے اور اس کام کے عوض اجرت کالین دین لوگوں میں رائج بھی ہے، جیسا کہ اکابر علمائے اہلسنت نے منی آرڈر کے ذریعے پیسے بھیجنے پر اجرت کے لین دین کو جائز قرار دیا ہے۔

فتاوی ہندیہ اجارے کی شرائط میں ہے کہ:"منها أن تكون المنفعة مقصودة معتادا استيفاؤها بعقد الإجارة "ترجمہ: ان میں سے ایک شرط یہ ہے کہ جس کام پر اجارہ ہے وہ منفعت مقصودہ ہو، اور اسے عادتاً عقد اجارہ کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہو۔

(فتاوی ھندیہ، جلد04، صفحہ411، مطبوعہ بیروت)

اسی حوالے سے بدائع الصنائع میں ہے:"منها أن تكون المنفعة مقصودة يعتاد استيفاؤها بعقد الإجارة ويجري بها التعامل بين الناس"ترجمہ: عقد اجارہ کے درست ہونے کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ وہ منفعت مقصودہ ہو جسے عقد اجارہ کے ذریعے حاصل کرنا معتاد ہو، اور لوگوں کے مابین اس پر تعامل جاری ہو۔ **(بدائع الصنائع، جلد4، صفحہ192، مطبوعہ بیروت)**

سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ نے فتاوی رضویہ میں منی آرڈر کے ذریعے پیسے بھیجنے پر اجرت کے لین دین کے متعلق سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا:"وہ مثل سائر کاروائیہائے ڈاکخانہ کے یقیناً اجرت میں دینے والے اجرت ہی سمجھ کر دیتے، لینے والے اجرت ہی جان کر لیتے ہیں ہرگز کسی کے خواب میں بھی یہ خیال نہیں ہوتا کہ یہ ۲/ سود کے ہیں، جو الٹا مدیون دائن سے لیتا ہے ڈاکخانے کی اصل وضع ہی اس قسم کی اجارات کے لیے ہے، تو یہاں عقد اجارہ کا تحقق اور ان داموں کا اُجرت ہونا اصلاً محل تردد نہیں، اگر کہئے کاہے کی اجرت، ہاں مرسل الیہ کے گھر تک جانے اور اسے روپیہ دینے اور وہاں سے واپس آنے اور اس سے رسید لانے کی، کیا یہ منفعت مقصودہ مباحہ نہیں جس پر شرعاً ایراد وعقد اجارہ کی اجازت ہو، اور جب ہے، بیشک ہے، تو عجب عجب ہزار عجب کہ عاقدین ایک منفعت مقصودہ جائزہ پر قصد اجارہ کریں عوض منفعت جو کچھ دیں اور اسے اجرت ہی کہیں اجرت ہی سمجھیں اور خواہی نخواہی ان کے قصد جائز کو باطل کرکے اس اجرت کو معاوضہ قرض وربا قرار دیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ566، رضافاونڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

26رجب المرجب1445ھ/07فروری2024ء

الافتاء دار اہلسنت daruliftaa@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے